روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 176 | سوموار 19 ربیع الاول 1417ھ 5 ظہور 1375 ہش 5 اگست 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

وہ تو بندگی ہی نہیں جو دکھ درد کے ساتھ نہیں۔ ہندوؤں کے گروؤں کی طرح کسی تالاب یا عمدہ حوض کے کنارے پر بیٹھ کر بآرام زندگی بسر کرنا اور سرسبز ہری بھری جگہ پر لیٹ کر خدا تعالیٰ کی یاد کرنے سے کچھ نہیں بنتا۔ چاہئے کہ ابتلاؤں اور امتحانوں میں ثابت قدم رہو اور خدا تعالیٰ کے لئے جان دینے میں بھی فرق نہ رکھو اور اس کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ جب انسان اپنے دل میں فیصلہ کر لیتا ہے اور دکھ کے لئے تیار رہتا ہے تب پھر خدا بھی ملتا ہے اور روحانی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ یہی سنت اللہ ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی اور انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا بغیر دکھ اور تکالیف کے برداشت کرنے کے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوا کرتا اور نہ ہی دین حاصل ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 331)

تمام ترقیات چار چیزوں پر مبنی ہوتی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دنیا میں تمام ترقیات چار چیزوں پر مبنی ہوتی ہیں۔ کوئی ترقی دنیا میں نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ یہ چار چیزیں ایک وقت میں جمع نہ ہوں۔

پہلی چیز تو یہ ہے کہ ایک بیج ہو جس کے اندر نشوونما کی قابلیت ہو بغیر بیج کے کبھی بھی کوئی کھیتی نہیں اگ سکتی۔ اور کوئی روئیدگی نہیں پیدا ہو سکتی۔ ایک کسان کھیت میں کتنا ہی ہل چلائے کیسی ہی عمدگی کے ساتھ زمین کی سختی کو توڑے اور باریک میدے کی سی مٹی کر دے۔ پھر اس زمین کو پانی دے اور تمام وہ احتیاطیں جو کسان اور زمیندار کھیتی کے متعلق کرتے ہیں ان سے زیادہ کرے لیکن وقت پر بیج نہ ڈالے تو کھیتی تیار نہ ہو سکے گی۔

دوسری چیز جو کھیتی کے تیار ہونے کے لئے ضروری ہے یہ ہے کہ عمدہ زمین ہو جب تک عمدہ زمین نہ ہو اس وقت تک کبھی بھی کوئی اچھی کھیتی پیدا نہیں ہو سکتی۔ خواہ کیسا ہی اعلیٰ بیج کیوں نہ ڈالا جائے۔ خواہ تمام احتیاطیں جو ضروری ہوں کی جائیں۔ لیکن اگر زمین شوریلی ہو تو پیشتر اس کے کہ نشوونما کا زمانہ آئے وہ زمین بیج کو بھی گلا ڈالے گی۔ اور بجائے اس کے کہ عمدہ غلہ پیدا ہو۔ گھر سے جو غلہ اس میں ڈالا جائے گا اسے بھی ضائع کر دے گی۔

تیسری چیز جو کھیتی کے اچھا بنانے میں ضروری ہوتی ہے۔ وہ زمین کی تیاری ہے یعنی وقت پر آبپاشی وغیرہ کرنا۔ ہل چلانا۔ اگر عمدہ زمین ہو لیکن اس کو تیار نہ کیا جائے ہل نہ چلا جائے پانی نہ دیا جائے سوہاگہ نہ پھیرا جائے تو اچھی کھیتی نہ اگے گی۔

جب یہ تینوں باتیں جمع ہو جائیں کہ بیج اعلیٰ درجہ کا ہو۔ زمین اچھی ہو اس کی تیاری خوب کی جائے لیکن موسم اور وقت کا لحاظ کر کے بیج نہ بویا جائے۔ تو بھی کھیتی نہ ہوگی۔ جب تک اس چیز کو جسے اگانا منظور ہو اپنے وقت اور موسم میں نہ بویا جائے کھیتی سے اچھا پھل پیدا نہیں ہو گا۔ بسا اوقات تو بے موسم کا ڈالا ہوا بیج بالکل ضائع ہو جائے گا۔ بسا اوقات روئیدگی تو اگے گی لیکن خشک ہو کر برباد ہو جائے گی۔ جس طرح ایک کھیتی کو جب تک صحیح طریقوں کے ماتحت بویا نہ جائے اس میں کبھی اعلیٰ غلہ نہیں پیدا ہوتا اور اس کے کاٹنے میں کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہی چار باتیں دنیا کے تمام کاموں میں ضروری ہوتی ہیں۔

(از خطبہ 30-اپریل 1926ء)

خدا تعالیٰ قادر ہے کہ جس شئے میں چاہے طاقت بھر دیوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اولمپک 96ء میں دو گولڈ میڈل
احمدی کھلاڑی کے لئے عالمی اعزاز

مکرم مغفور احمد منیب صاحب سابق مربی انچارج جاپان اطلاع دیتے ہیں۔ عزیزم مکرم رضوان احمد (عمر 13 سال) ابن مکرم افتخار احمد صاحب انجم جاپان کی طرف سے اولمپک میں جمناسٹک کے مقابلوں میں شمولیت کے لئے اٹلانٹا گئے تھے۔ رضوان احمد نے امریکہ سے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے فن میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو گولڈ میڈل اور ایک سلور میڈل جیت لیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیز موصوف پہلے احمدی ہیں جنہوں نے کسی اولمپک میں گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے ذرائع ابلاغ رضوان احمد کی اس کامیابی کو بہت اہمیت دے رہے ہیں اور خصوصی پروگرام نشر کر رہے ہیں۔ رضوان احمد کی اس کامیابی پر تمام احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد عرض ہے اور دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو آئندہ اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بناوے۔ رضوان احمد مکرم نذیر احمد صاحب سیالکوٹی دارالنصر وسطی ربوہ کے پوتے اور مکرم محمد عبداللہ صاحب ٹھیکیدار دارالیمن ربوہ کے نواسے ہیں۔

جلسہ 1996ء - دوبارہ ٹیلی کاسٹ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے جلسہ سالانہ 1996ء کے درج ذیل خطابات احمدیہ ٹیلی ویژن دوبارہ ٹیلی کاسٹ کر رہا ہے۔

10-اگست 1996ء

2:00 (دوپہر) مجلس سوال و جواب انگریزی

10:00 (رات) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالقیوم صاحب درویش ابن مکرم احمد دین صاحب سکنہ اگووال ضلع گجرات مورخہ 31۔ جولائی 1996ء بعمر 74 سال طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ موصوف حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد کی تعمیل میں قادیان میں بطور درویش حفاظت مرکز کے لئے 1954ء تک مقیم رہے۔ آپ چونکہ موصی تھے لہٰذا یکم اگست 1996ء کو آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور بعد ظہر بیت المہدی میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بعدہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مبارک احمد صاحب اعجاز نائب زعیم انصار اللہ حلقہ لطیف دارالصدر غربی ربوہ نے دعا کروائی۔ (آپ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مربی سلسلہ کے ماموں تھے)

اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

5- ظہور 1375 ہش — 5 - اگست 1996ء

باتیں اور کام

انسان تو ایسا کر سکتا ہے کہ کوئی بات کہے لیکن اس پر عمل نہ کرے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ عام لوگ عام طور پر ایسا ہی کرتے ہیں۔ باتیں بہت بناتے ہیں۔ کام بہت تھوڑا کرتے ہیں۔ اور خاص طور پر اپنی باتوں کے مطابق کام بہت کم کرتے ہیں۔ باتیں بنانا آسان ہے لیکن کام کرنا مشکل ہے۔ بات تو یہ درست ہے لیکن ہمت اور حوصلہ تو اس بات کا نام ہے کہ جو بات کہی گئی ہے اس پر عمل کر کے دکھایا جائے۔ مستقل مزاجی بھی اسی کو کہتے ہیں لیکن عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ ہم اپنی باتوں کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ وعدہ کرتے ہیں تو بسا اوقات اسے پورا نہیں کرتے۔ اپنے کسی کام کا ذکر کرتے ہیں کہ ہم یہ کریں گے اور وہ کریں گے اور پھر وہ کرتے نہیں۔ دوسروں پر بھی اسی بات کا اطلاق ہوتا ہے۔ کہہ تو ہم دیتے ہیں کہ ہم تمہاری مدد کریں گے لیکن مدد کا وقت آتا ہے تو مدد کرتے نہیں۔ یہ انسان کی کیفیت ہے۔

جہاں تک خدا تعالیٰ کا تعلق ہے۔ جب وہ کچھ کہتا ہے تو اسے پورا کر کے دکھاتا ہے

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

جب اللہ تعالیٰ کسی پر انعام و اکرام کرنے کی بات کرتا ہے تو پھر اس وعدہ سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ نہ صرف پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ آگے بڑھتا ہے۔ جتنا لطف و احسان ہونا تھا۔ اس سے زیادہ کرتا ہے۔ کہتے ہیں نا کہ جب خدا دیتا ہے تو چھپڑ پھاڑ کر دیتا ہے۔ اتنا دیتا ہے کہ جھولی بھر جاتی ہے اور پھٹنے لگتی ہے۔ لیکن وہ دیتا ہے اور دیتا ہی چلا جاتا ہے وہ اپنے وعدہ کا پاس کرتا ہے۔ وہ اپنی بات کو پوری کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی کیفیت ہے۔ یعنی بات کرے تو اس پر عمل ضروری کرتا ہے۔ وعدہ کرے تو اسے نبھاتا ضرور ہے۔ کسی پر لطف و احسان کرنے پر آئے تو کرتا ہی چلا جاتا ہے۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو انسان اور خدا کے درمیان ایک فرق کو ظاہر کرتی ہیں۔ لیکن انسان کا فرض یہ ہے کہ اس فرق کو اس طرح کم سے کم کرے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی ذات میں اجاگر کرنے کی کوشش کرے۔ انسان کو یہ توفیق دی گئی ہے 'انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے' کہ اگر وہ نیکیوں میں بڑھنا چاہے تو بڑھتا ہی چلا جائے۔ اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں۔ یہ نہیں کہ وہ نیکیاں کرنی چاہے اور خدا تعالیٰ کہے کہ بس کرو۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کو نیکی پسند ہے۔ اور نیکی کرنے والا بھی اس کو پسند ہے۔ اس لئے جو شخص نیکی کرے اور نیکیاں کرتا ہی چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت زیادہ پسند کرتا ہے۔ صرف بات کر دینا کافی نہیں۔ کیونکہ بات کرنے سے کسی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ آپ نے کہا میں تمہاری مدد کروں گا اور مدد کی نہیں۔ تو اس کا کیا فائدہ۔ آپ نے کہا میں تمہیں گرنے نہیں دوں گا۔ اور انسان گر پڑا آپ نے اسے اٹھایا نہیں۔ تو آپ کی بات کا کیا فائدہ ہوا۔ پس اپنی باتوں کو عمل کے زمرے میں لانا چاہئے۔ اور یہ بات بھی ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ ایسا کر کے ہی ہم خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کر سکتے ہیں اور اس کی صفات کو اپنی استعداد کے مطابق اپنا سکتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد ہے سنئے:۔

"تمہیں خوش خبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں۔ اور خدا سے خاص انعام پائیں۔"

اس کی ایک اہم اور ضروری صورت یہ ہے کہ ہم جو کچھ زبان سے کہتے ہیں اسے عملی طور پر کر کے دکھائیں۔ زبانی کلامی باتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ کھوکھلے نعرے کسی کام نہیں آسکتے۔ یہ بلبلے ہیں جو پھٹ جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنی باتوں کو عملی طور پر ہی پیش کریں تو خدا تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان ظاہر کرتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے لطف و احسان کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ہم صرف زبانی کلامی باتیں نہ کہیں بلکہ اپنی باتوں پر عمل کر کے دکھائیں۔ اور خاص طور پر جن باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہیں کہ کینہ وری سے پرہیز کریں۔ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آئیں۔ اور ہر ایک نیکی کی راہ اختیار کریں۔ کیونکہ نہیں معلوم کس راہ سے ہم قبول کئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

○

ان کے کوچہ میں چلیں آہ و فغاں کو لے کر
آؤ چلتے ہیں وہاں، جانِ تپاں کو لے کر

دیکھنا کون ہے جو برسرِ میدانِ جہاد
آگیا لشکرِ بے تیغ و سناں کو لے کر

گو تہی دست سہی بے زر و بے مایہ سہی
درِ جاناں پہ چلیں ہدیۂ جاں کو لے کر

شہرِ دشنام طرازاں میں ذرا دیکھتے ہیں
کون آیا ہے محبت کی زباں کو لے کر

مر کے بھی سامنا کیا بیم و رجا کا ہوگا
عمر تو کاٹی غمِ سود و زیاں کو لے کر

لے گیا عرش تک اپنی بھی دعائے سحری
میں نواہائے مسیحی نفساں کو لے کر

گھر گیا ہرزہ سراؤں میں بچارہ ناہید
آ گیا تھا یہ وہاں حسنِ بیاں کو لے کر

عبدالمنان ناہید

مجھ کو جو کہنا ہے، کہنے دو مجھے
شدّتِ اظہار کا دکھ درد سہنے دو مجھے
تم مرے آرام کی خاطر کہاں لے جاؤ گے
میں ہوں جس دنیا میں' اس دنیا میں رہنے دو مجھے

ابوالاقبال

گمشدگی رسید بکس

○ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی دو عدد رسید بکس A10944 مستعملہ رسید 1 تا 24 سلطان پورہ لاہور اور رسید بک 10799 کوٹ لکھپت لاہور سے گم ہو گئی ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان رسید بکس کے بارہ میں علم ہو تو نظارت مال آمد میں اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ نیز ان رسید بکس پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔

(ایڈیشنل ناظر مال آمد۔ ربوہ)

بازیافتہ گھڑی

○ ایک عدد زنانہ گھڑی ملی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر سکتا ہے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اسی مضمون میں جو جلسے میں پڑھا گیا مضمون کے پڑھنے والے نے یہ بیان کیا کہ پرمیشر غضب اور کینہ اور بغض اور حسد سے الگ ہے۔ شائد اس تقریر سے اس کا یہ مطلب ہے کہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کی نسبت غضب کا لفظ آیا ہے تو گویا وہ اپنے اس مضمون میں قرآن شریف کے مقابل پر وید کو اس تعلیم سے مبرّا کرتا ہے کہ خدا غضب بھی کیا کرتا ہے۔ مگر یہ اس کی سراسر غلطی ہے۔ یاد رہے کہ قرآن شریف میں کسی بے جا اور ظالمانہ غضب کی طرف خدا تعالیٰ کو منسوب نہیں کیا گیا۔ بلکہ مطلب صرف اس قدر ہے کہ بوجہ نہایت پاکیزگی اور تقدس کے خدا تعالیٰ میں ہم رنگ غضب ایک صفت ہے اور وہ صفت تقاضا کرتی ہے کہ نافرمان کو جو سرکشی سے باز نہیں آتا سزا دی جائے۔ اور ایک دوسری صفت ہم رنگ محبت ہے اور وہ تقاضا کرتی ہے کہ فرمانبردار کو اس کی اطاعت کی جزا دی جائے۔ پس سمجھانے کے لئے پہلی صفت کا نام غضب اور دوسری صفت کا نام محبت رکھا گیا ہے۔ لیکن نہ وہ غضب انسانی غضب کی طرح ہے اور نہ محبت انسانی محبت کی طرح ہے۔ جیسا کہ خود خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے یعنی خدا کی ذات اور صفات کی مانند کوئی چیز نہیں بھلا ہم پوچھتے ہیں کہ آریوں کے وید کی رو سے ان کا پرمیشر کیوں گنہگاروں کو سزا دیتا ہے یہاں تک کہ انسانی جون سے بہت نیچے پھینک کر کتا' سور' بندر' بلا بنا دیتا ہے آخر اس میں ایک ایسی صفت ماننی پڑتی ہے جو اس فعل کے لئے وہ محرک ہو جاتی ہے اسی صفت کا نام قرآن شریف میں غضب ہے.... اگر اس میں اس قسم کی صفت موجود نہیں کہ وہ تقاضا کرتی ہے کہ پرمیشر گنہگاروں کو سزا دے تو پھر کیوں پرمیشر کی طبیعت سزا دینے کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ آخر اس میں ایک صفت ہے جو بدلہ دینے کے لئے توجہ دلاتی ہے۔ پس اسی صفت کا نام غضب ہے۔ لیکن وہ غضب نہ انسان کے غضب کی مانند ہے بلکہ خدا کی شان کے مانند ہے اسی غضب کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے.... جب وہ ایک اچھے عمل کرنے والے پر اپنا انعام و اکرام وارد کرتا ہے۔ تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اس سے محبت کی اور جب وہ ایک برا عمل کرنے والے کو سزا دیتا ہے۔ تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اس پر غضب کیا۔ غرض جیسا کہ ویدوں میں غضب کا ذکر ہے ایسا ہی قرآن شریف میں بھی ذکر ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ ویدوں نے خدا کے غضب کو اس حد تک پہنچا دیا۔ کہ یہ تجویز کیا کہ وہ شدت کے غضب کی وجہ سے انسانوں کو گناہ کی وجہ سے کیڑے مکوڑے بنا دیتا ہے مگر قرآن شریف نے خدا تعالیٰ کے غضب کو اس حد تک نہیں پہنچایا۔ بلکہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ خدا باوجود سزا دینے کے پھر بھی انسان کو انسان ہی رکھتا ہے۔ کسی اور جون میں نہیں ڈالتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن شریف کی رو سے خدا تعالیٰ کی محبت اور رحمت اس کے غضب سے بڑھ کر ہے۔ اور وید کی رو سے گنہگاروں کی سزا ناپیدا کنار ہے۔ اور پرمیشر میں غضب ہی غضب ہے۔ رحمت کا نام و نشان نہیں۔ مگر قرآن شریف سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ انجام کار دوزخیوں پر ایسا زمانہ آوے گا کہ خدا سب پر رحم فرمائے گا۔

یہ وہ امور اور وہ شرائط ہیں جو میں ابتدا سے کہتا چلا آیا ہوں۔ میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہو گا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو۔ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ۔ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو۔ ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راست بازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ رہ نہیں سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔ اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا۔ کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راست باز بن جاؤ۔ تم پنج وقتہ عبادت اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔

چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔

فارسی منظوم کلام

ایک اچھی بات

جو متقی ہوتا ہے اس کے دل میں راحت ہوتی ہے اور ابدی سرور ہوتا ہے۔

کورئی خود ترک کن ماہے بہیں
اے گدا برخیز و آں شاہے بہیں

اپنی نابینائی کو چھوڑ اور چاند کو دیکھ اے فقیر اٹھ اور اس بادشاہ پر نظر ڈال

رو ببین و قد ببین و خد ببیں!
واز محاسن ہائے خوباں صد بہ بیں

چہرہ دیکھ۔ قد دیکھ۔ خدوخال دیکھ اور حسینوں والی سینکڑوں خوبیاں ملاحظہ کر

یکدم از خود دور شو بہرِ خدا
تا مگر نوشی تو کاساتِ لقا

خدا کے لئے اپنے نفس سے بکلی کنارہ کشی کر لے تاکہ تو وصل کے جام نوش کرے

دینِ حق شہرِ خدائے امجد است
داخل او در امانِ ایزد است

دین حق تو خدائے بزرگ و برتر کا شہر ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ خدا کی امان میں آگیا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے ان اشعار میں دین حق کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اگر انسان بصیرت رکھتا ہو تو اس کے لئے اس کی حقانیت کا پہچان لینا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ اگر انسان اپنی نابینائی کو چھوڑ دے اور چاند کو دیکھے تو وہ ایسے ہی ہو گا جیسے ایک فقیر نے ایک بادشاہ کی طرف دیکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان اپنی اناء کو نہیں چھوڑتا اور اپنے آپ کو عقل کل سمجھنا ختم نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی سچائی کا پیروکار نہیں بن سکتا۔ "تشبیہ" آپ فرماتے ہیں کہ اس کے چہرے کو دیکھ 'قد کو دیکھ' اور خدوخال کو دیکھ 'اگر تو ایسا کرے گا تو تجھے اس میں سینکڑوں ایسی خوبیاں نظر آئیں گی جو حقیقی حسن رکھنے والوں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن انسان ایسا صرف اس وقت کر سکتا ہے جب وہ اپنے آپ کی نفی کر دے۔ اپنی انا کو مارے۔ دوسروں کی خوبیوں کو دیکھنے پر آمادہ ہو جائے۔ اور جب وہ ایسا کرتا ہے تو یوں لگتا ہے کہ وہ لقاء کے جام پی رہا ہے یعنی اس کے ساتھ مل رہا ہے۔ اسے حاصل کر رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دین حق تو خدائے اعلیٰ بالا کا ایک بزرگ و برتر شہر ہے۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ جو شخص اس میں داخل ہو جاتا ہے اسے امان مل جاتی ہے۔

ان اشعار میں حضرت صاحب ایک طرف تو دین حق کی خوبیوں کی طرف توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں اور دوسری طرف یہ بات ہمارے سامنے رکھتے ہیں کہ جب تک انسان اپنے اوپر فنا وارد نہیں کر لیتا اپنی نفی نہیں کرتا اور اپنی اناء کو خیرباد نہیں کہتا اس وقت تک وہ کسی اچھی چیز کا طالب بھی نہیں ہوتا اور اس کی خوبیوں کو بھی پہچان نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم دین حق کو پوری طرح پہچانیں۔ اپنی انا کو ترک کریں اور اس طرح خدا تعالیٰ کی عطا کردہ امان میں داخل ہو جائیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

جہاں (کلام الٰہی) نے تقویٰ کا ذکر کیا ہے وہاں بتایا ہے کہ ہر ایک علم (اس سے اخروی علم مراد ہے زمینی اور دنیوی علم مراد نہیں) کی جڑ تقویٰ ہی ہے اور تمام نیکیوں کی جڑ بھی تقویٰ ہے۔ متقی کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوتا ہے اور اس کے لئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔ ایسا ہی دوسری جگہ فرمایا دوسرے علوم میں یہ شرط نہیں۔ ریاضی' ہندسہ وہیئت وغیرہ میں اس امر کی شرط نہیں کہ سیکھنے والا ضرور متقی اور پرہیزگار ہو۔ بلکہ خواہ کیسا ہی فاسق و فاجر ہو وہ بھی سیکھ سکتا ہے۔ مگر علم دین میں خشک منطقی اور فلسفی ترقی نہیں کر سکتا۔ اور اس پر وہ حقائق اور معارف نہیں کھل سکتے جس کا دل خراب ہے اور تقویٰ سے حصہ نہیں رکھتا۔ اور پھر کہتا ہے کہ علوم دین اور حقائق اس کی زبان پر جاری ہوتے ہیں۔ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ہرگز ہرگز اسے دین کے حقائق اور معارف سے حصہ نہیں ملتا۔ بلکہ دین کے لطائف اور نکات کے لئے متقی ہونا شرط ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشکریہ معلومات جرمنی جون 1996ء

جرمنی کے صدر کی ایک تقریر

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے وفاقی صدر رومن ہرزوگ نے جرمن بک ٹریڈ ایسوسی ایشن کی طرف سے عالمی شہرت یافتہ جرمن مستشرق ڈاکٹر اینی میری شمل کو امن انعام دینے کی تقریب سے خطاب کیا۔ ان کی تقریر کا متن درج ذیل ہے۔

جرمن بک ٹریڈ ایسوسی ایشن کا امن انعام' شعور و آگہی کے فروغ کے سلسلے میں ایسوسی ایشن کی روایت کا مظہر ہے۔ فروغ امن کے لئے اس انعام کے کردار کا اظہار خود اس کے نام سے واضح ہے۔ بنیادی مقصد امن ہے 'امن ضروری ہے نہ صرف تمام انسانوں کے درمیان' تمام اقوام کے درمیان بلکہ تمام ثقافتوں کے درمیان بھی۔ دنیا میں حال ہی میں بعض نئے رجحانات انتہائی قوت سے ابھرے ہیں۔ خود اپنے قرب وجوار میں ہمیں یہ مسئلہ درپیش ہے کہ اسلام کی صورت میں ابھرنے والے چیلنج کے سلسلے میں کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے' یہودیت کا اور ہمارا تقریباً ہزار سال کا ساتھ ہے اس دوران ہم نے نشیب و فراز اور اچھے برے دونوں طرح کے وقت دیکھے ہیں تاہم کئی اور مذہب اور ثقافتیں بھی ہیں جنہوں نے لاکھوں ذہنوں کو مسخر کیا ہے ان میں بدھ مت' ہندومت اور چین کا کنفیوشزم قابل ذکر ہیں۔

موجودہ دور میں سائنس' ٹیکنالوجی' اطلاعات و معلومات دنیا کے تمام ملکوں کی مشترکہ ضرورت ہے معیشت کے میدان میں بھی سب کا ایک دوسرے پر انحصار ہے علاوہ ازیں سلامتی کی نئی ابھرتی ہوئی صورت حال کا بھی تقاضہ ہے کہ ثقافتوں اور تہذیبوں کے درمیان ٹکراؤ اور تصادم کے متعلق ناعاقبت اندیشانہ پیشن گوئیوں کو غلط ثابت کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں لیکن انسانیت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے یکجہتی اور ہم آہنگی سے رہنے کے لئے ہمیں مزید بہت کچھ کرنا ہو گا۔

اس کے لئے پہلا اور بنیادی تقاضہ یہ ہے کہ ہم اس بات کا اہتمام کریں کہ ثقافتوں کے درمیان فاصلے اور رکاوٹیں باقی نہ رہیں نہ ہی امیر اور غریب کی مستقل تقسیم باقی رہے اس مقصد کے لئے جہاں کہیں ممکن ہو فری مارکیٹ' اقتصادی تعاون اور غریب ترین ممالک کے لئے ترقیاتی امداد کی حمایت کرتا ہوں۔ دوسرا تقاضہ یہ ہے کہ انتھک محنت کرکے ایسے مشترکہ نکات اور پہلو تلاش کرکے سامنے لائے جائیں اور انہیں مستحکم بنایا جائے جو اس مقصد کے حصول میں ممد و معاون ثابت ہوں اور جن کے بارے میں تجربے سے یہ ثابت ہو چکا ہو کہ وہ فروغ امن کے لئے سازگار اور مددگار ہوتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ آپ میری بات بخوبی سمجھتے ہیں' مدعا یہ ہے کہ انسانی حقوق کے فروغ کے لئے انتھک اور بھرپور جدوجہد کی جائے جس کی بین الاقوامی برادری پوری طرح پابند ہے۔ ہمیں یہ بات ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ مغرب میں بھی انسانی حقوق کی موجودہ سطح آسانی سے حاصل نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ مقام انتہائی محنت و مشقت کے بعد طویل دور کے بعد حاصل ہوا اور اس جدوجہد کو بارہا صدمات اور سخت مقامات سے گزرنا پڑا ہے لیکن اس میدان میں تمام تر پیش رفت کے باوجود مغربی ثقافتوں میں اب بھی امنگوں اور حقائق کے درمیان وسیع خلیج حائل ہے اس سلسلے میں صرف خواتین کے حقوق کا حوالہ دینا کافی سمجھتا ہوں بہرحال اب ہم یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ افراد' اقوام' ملکوں اور ثقافتوں کے درمیان امن و مفاہمت کے لئے انسانی حقوق کا احترام موثر ترین ذریعہ ہے اور یہ مقصد حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اقوام اور ثقافتیں ایک دوسرے کے بارے میں زیادہ سے زیادہ واقفیت اور آگاہی حاصل کریں' باہمی واقفیت کے بغیر مفاہمت پروان نہیں چڑھ سکتی اور مفاہمت کے بغیر باہمی اعتماد اور احترام کا جذبہ پیدا نہیں ہو سکتا اور باہم اعتماد کے بغیر حقیقی امن نہیں ہو سکتا بلکہ ٹکراؤ اور تصادم کا خطرہ منڈلاتا رہتا ہے۔

اگر ہم حصول امن اور اس سے بھی بڑھ کر پائیدار امن کے خواہاں ہیں تو ہمیں بے شمار اور گوناگوں کوششیں کرنا ہوں گی اس سلسلے میں کی جانے والی ہر کوشش ہمارے لئے قابل فخر اور قابل تعریف ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے اگرچہ ڈاکٹر اینی میری شمل اعلیٰ پائے کی اسکالر ہیں لیکن ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ادب اور قدیم مشرقی علوم کے میدان میں ان کی علمی کاوش کی وجہ سے وہ "امن انعام" کی مستحق ہیں۔ ایسے لوگوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ جرمن تاریخ کے تاریک ترین دور میں جرمن اسکالروں کے علاوہ برطانوی' امریکی اور روسی ادیبوں اور اسکالروں نے اپنے انداز میں اور اپنے طور پر جو کچھ لکھا اسے اور ان کی تحریروں کے نتائج و اثرات کو معمولی قرار نہیں دیا جا سکتا اور آج ہم یہ بات بلاخلاف تردید کہہ سکتے ہیں کہ جرمنی کے اس دور کے بجائے ہمیں جرمن ثقافت کے بارے میں زیادہ معتبر اور درست معلومات حاصل ہیں۔ اس دور کے ادیبوں اور اسکالروں نے سیاست سے بالاتر ہو کر جو علمی ادبی کام کیا' اس نے بلاشبہ امن و مصالحت کے جذبے کو پروان چڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ جن لوگوں نے اس زمانے میں آکسفورڈ اور ہارورڈ یونیورسٹی میں ڈان کالوس یا اگمونٹ کے اشعار کی ترجمانی اور ترجمہ کیا انہوں نے اپنی تخلیقات کے ذریعے جرمن مطلق العنانیت کی قطعاً کوئی تعریف و توصیف نہیں کی۔ علاوہ ازیں جرمن بک ٹریڈ ایسوسی ایشن کی طرف سے امن انعام کی اس تقریب میں ہم سب کی موجودگی بھی اس امر کا ثبوت ہے کہ دانشوروں اور صاحب علم لوگوں کی زندگی امن و مصالحت کو فروغ دینے میں کتنا اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

کچھ ایسی ہی صورت حال اسلام سے ہمارے موجودہ تعلقات کی بھی ہے یہ دعویٰ کرنا جرمن عوام سے ناانصافی نہیں ہو گی کہ ہم میں سے بہت سے لوگ' غیر انسانی تعزیری قوانین' مذہبی عدم رواداری' خواتین کا استحصال "اور" جارحانہ بنیاد پرستی "جیسی اصطلاحات" اور "اسلام" کو ہم معنی سمجھتے ہیں ہمیں تنگ نظری پر مبنی اس نقطہ نظر کی اصلاح کرنی چاہئے۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ چھ سات سو سال پہلے یہ اسلامی علم' آگہی اور روشن خیالی تھی جس کے ذریعے مغرب کو گرانقدر کلاسیکی علم حاصل ہوا اور بدلے میں اسلام کو مغربی سوچ کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ جو بنیاد پرستی اور عدم رواداری پر مبنی تھی۔

مزید براں ایک اور مثال اسلام میں صوفیاء کرام کے سلسلوں کی ہے جس پر اینی میری شمل نے بہت کام کیا ہے۔ عالم اسلام کا قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ ہماری طرح عالم اسلام بھی کوئی واحد بلاک نہیں ہے اسی طرح تمام مسلمان ممالک بنیاد پرست بھی نہیں ہیں مثلاً مسلک کے اعتبار سے انڈونیشیا اور ایران ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور انڈونیشیا بہرحال اس وقت دنیا میں سب سے بڑا مسلمان ملک ہے۔ ایک اور مثال ترکی زبان بولنے والے ان چھ ملکوں کی ہے جن کے سربراہوں نے حال ہی میں ایک ملاقات میں مشترکہ اصول وضع کئے جن میں سیکولرازم شامل ہے۔ کیا ہمیں اس امر کا احساس ہے جیسا کہ اینی میری شمل نے بارہا واضح کیا ہے کہ بہت سے مسلمان کئی ایسی باتوں کا اسلام سے تعلق جوڑتے ہیں جو قرآن سے ثابت نہیں؟

اسلام کے بارے میں ہمارے رویئے کے متعلق نقطہ نظر میں ہمیشہ اختلاف رہا ہے تاہم کوئی بھی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ اس کے باوجود مختلف ثقافتوں کے درمیان مکالمہ اور بات چیت با آسانی ممکن ہے۔ میں یہ بات دہرانا چاہتا ہوں کہ باہم گفت و شنید اور مکالمے سے ہمیں نہ صرف دنیا میں اسلام کی اہمیت کے بارے میں زیادہ آگاہی حاصل ہو گی بلکہ ہمارے ملک میں آباد مسلمانوں کے ساتھ ہمارے تعلقات پر بھی بہت اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ "بنیاد پرستی کی اصطلاح جو بہت آسانی سے ہمارے لبوں پر آ جاتی ہے بذات خود انتہائی مبہم اور گمراہ کن ہے۔

آج جو لوگ "بنیاد پرستی کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں وہ اس اصطلاح کو عموماً کسی دلیل کے بغیر مختلف باتوں اور واقعات مثلاً خواتین کی توہین' چوری اور زنا کی سزا اور مخالف نظریات کے حامل مصنفوں اور صحافیوں پر حملوں پر منطبق کر دیتے ہیں جب کہ عام فہم معنوں میں بنیاد پرستی کا مطلب مذہبی جذبات کو سیاسی مقاصد خاص طور سے مطلق اختیار کے حصول کے لئے استعمال کرنا ہے۔ مذہب کو اپنے ذاتی مقاصد کے لئے ڈھال کے طور پر استعمال کرنے کے واقعات عموماً ایسے حالات میں پیش آئے ہیں جہاں لوگ مسلم حقوق سے محروم اور سماجی لحاظ سے مصائب و مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔

میں اس سلسلے میں اپنی بات دہرانا چاہتا ہوں کہ ہم کچھ باتوں پر کسی صورت میں مفاہمت نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنی خارجہ پالیسی میں انہیں برداشت کر سکتے ہیں۔ ان میں اظہار رائے کی آزادی شامل ہے۔ خون خرابے اور ظلم و تشدد کی طویل تاریخ نے ہم یورپی لوگوں کو یہ سبق سکھایا ہے کہ ان حقوق کو آئندہ کبھی داؤ پر نہیں لگایا جانا چاہئے یہی وجہ ہے کہ ہم کسی شخص کو محض ایک کتاب لکھنے پر موت کی دھمکیوں کو برداشت نہیں کر سکتے میں اس بارے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مکالمہ اور مذاکرات ایسا موثر طریقہ ہے جس کے ذریعے تمام معاملات اور مسائل سلجھائے جا سکتے ہیں۔

میں اسلامی روشن خیالی' آگہی اور نظریات کا پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں کئی باتوں پر اسلام اور ہماری مسیحی دنیا کے درمیان اختلاف رائے رہا ہے ان میں سے کچھ باتوں کو آج ہم عیسائی بنیاد پرستی کہہ سکتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آج صورت حال الٹ گئی ہو۔ کیا اسلام کے ساتھ مفاہمت اس لئے بہت مشکل ہے کہ اسلام واضح عقائد پر مشتمل ہے جب کہ ہماری دنیا میں سیکولرازم کا سکہ چلتا ہے کیا ہم واقعی پوری سنجیدگی سے راسخ العقیدہ مسلمانوں کو صرف اس وجہ سے متشدد بنیاد پرست گردانتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا کوئی احساس نہیں یا ہم ایسا ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات معلوم ہی نہیں کہ کسی مذہبی عقائد کا مذاق اڑانے سے اس کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔

تکثریت اور رواداری وہ اہم اقدار ہیں جنہیں ترک کرنا میں کسی صورت برداشت نہیں کروں گا۔ ہمیں اس بارے میں حقیقت پسند اور دیانت دار ہونا چاہئے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں دوسروں کے موقف سے نہ صرف آگاہ ہونا چاہئے بلکہ اسے سمجھنا بھی چاہئے۔ ہمیں اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کا موقف برداشت کرنے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔

میں اپنی بات دہراتا ہوں کہ ہمارے لئے انسانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقوق لازمی اور ناگزیر ہیں جن میں فرد کا وقار انسانی جان کا احترام، تشدد اور جسمانی سزا پر پابندی، شخصی آزادی، قانون کی نظر میں عورت اور مرد کی یکساں حیثیت، فکر، مذہب اور نظریات کی آزادی سرفہرست ہیں یہ باتیں سب جانتے ہیں اس لئے مجھے مکمل اور طویل فہرست بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ الغرض یہ وہ لازمی اور بنیادی حقوق ہیں جن کا شعور ہم نے ماضی میں خوفناک تجربات کے بعد حاصل کیا ہے لہٰذا ان میں کسی ردوبدل اور ترمیم کی گنجائش نہیں ہے۔

تاہم انسانی حقوق کے بارے میں بین الاقوامی اجتماع اور مباحثے میں یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ انسانی حقوق پر محض پختہ یقین اور ان کے خلاف ورزی پر احتجاج سے ثقافتوں کے درمیان ہم آہنگی اور ربط ضبط بڑھانے کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

طویل تجربات نے مجھے یہ سکھایا ہے کہ دوسروں کو اپنی بات سمجھانے اور ان کے دل میں جگہ بنانے کے لئے محض یقین کامل کا اظہار اور صدائے احتجاج بلند کرنا کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے جہد مسلسل اور عمل پیہم کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں ایک بار پھر کہوں گا کہ اس کے لئے دوسروں کے بارے میں معلومات کا حصول اور انہیں اچھی طرح سمجھنا بہت ضروری ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب اور ثقافتوں کے بیشتر اصول اور نظریات ایک جیسے یا کم از کم ملتے جلتے ہیں اگرچہ ان کے ماخذ ایک دوسرے سے خاصے مختلف ہیں مثلاً یہ سنہری اصول تمام ثقافتوں کا حصہ ہے کہ "جو بات تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو" اگر ہم اس سنہری اصول کو اپنی عملی سیاست کی بنیاد بنالیں تو اس سے بین الاقوامی امن اور فرد کے حقوق کے لئے ٹھوس بنیاد مہیا ہو سکتی ہے۔ اس راہ پر پیش رفت کے لئے یہ واحد نکتہ نہیں ہے۔ چند ہفتے قبل برلن میں میری سرکاری رہائش گاہ میں دنیا کے مختلف ممالک اور مختلف ثقافتوں کی نمائندگی کرنے والے ماہرین تعلیم اور فلسفیوں کی مجلس مذکراہ ہوئی تھی جس سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس راہ پر پیشرفت کے لئے بہت سے دوسرے معقول ذرائع بھی ہیں مثلاً کھلی منڈیوں میں مشترکہ اقتصادی مفادات' دنیا بھر میں سائنسی علوم سے یکساں حاصل ہونے والے فوائد اور دنیا بھر میں اطلاعات و معلومات کے جو نئے امکانات سامنے آرہے ہیں' ان سے استفادہ کرکے ہم ثقافتوں کو ٹکراؤ اور تصادم سے بچا سکتے ہیں۔ میرے نزدیک اس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ ہم ثقافتی ہم آہنگی کے لئے کسی مشترکہ بنیاد کا تعین کرلیں۔ ثقافتوں میں ہم آہنگی کے لئے کم از کم کسی ایک مشترکہ بنیاد کا تعین کر لینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے بعد ہم مطمئن ہو کر بیٹھ رہیں بلکہ یہ ہے کہ پہلا قدم حصول منزل کی بنیاد ہوتا ہے ممکن ہے کہ بہت سے لوگ میری باتوں کو ایسا خواب قرار دیں جس کا کم از کم ہماری زندگی میں حقیقت میں ڈھلنے کا امکان نہیں۔ لیکن اگر ہم ثقافتوں کے عالمی تصادم کے ہولناک مضمرات کا تصور کریں تو ہمارے لئے ہرگز ممکن نہ ہوگا کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور سرے سے کوئی کوشش نہ کریں۔

سوال یہ ہے کہ کیا تمام ممالک اور ثقافتیں اس امکانی تصادم کو ٹالنے میں دلچسپی رکھتی ہیں؟ کیا بین الثقافتی مکالمہ' امن کے لئے معقول حکمت عملی کا حصہ بن سکتا ہے؟

آثار و شواہد یہ ہیں کہ "تہذیبوں کا مفروضہ تصادم" درحقیقت سیاسی بنیاد پرستی کا ٹکراؤ ہے جس سے آبادیوں کی اکثریت کو قطعاً کوئی دلچسپی نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا آگہی' روشن خیالی' عملیت پسندی اور مفاہمت پر مبنی تہذیب کے حامیوں کے درمیان تعاون آج ان عناصر کے خلاف کسی معقول حکمت عملی کی بنیاد بن سکتا ہے جو مخالفانہ اور معاندانہ تصورارت پھیلانے میں مصروف ہیں وقت کا تقاضہ ہے کہ ایسے لوگوں کو سامنے لایا جائے جو مختلف ثقافتوں کے بارے میں کماحقہ علم رکھتے ہوں' مختلف ثقافتوں کے لوگ ان سے واقف ہوں' جو مختلف نظریات و تصورات کو سمجھتے ہوں' جو اپنے تجربات دوسروں تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور مختلف اقوام اور ثقافتوں کے درمیان رابطے کے لئے پل بن سکتے ہوں۔

ڈاکٹر انی میری شمل یقیناً ایک ایسی شخصیت ہیں جو متذکرہ تمام تقاضے پورے کرتی ہیں اور ان اسباب کی بناء پر وہ امن انعام کی پوری طرح مستحق ہیں۔ وہ اسلام کی فکری دنیا سے محبت و عقیدت رکھتی ہیں اسی طرح بہت سے مسلمان بھی انہیں عقیدت و احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اینی میری شمل کے نظریات کو سیاسی بنیاد پرستی سے ہمدردی قرار دینا غلط اور انصاف کے منافی حرکت ہے۔ خود انہوں نے اپنی کتاب

Mystische Dimension des Islam

میں مسلمان صوفیا اور قدامت پسند مسلمانوں کے درمیان اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ راسخ العقیدہ اور قدامت پسند مسلمان' صوفیوں کے بارے میں تنگ نظری سے کام لیتے ہیں۔ ایک اور مستشرق Titus Burkhardt بھی صوفیا کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ وہ بنیاد پرستی یا قدامت پسندی کا رجحان نہیں رکھتے اس کے برعکس جیسا کہ ڈاکٹر شمل نے تحقیق کے بعد لکھا ہے کہ صوفیا کرام مذہب میں سختی کے مخالف آزاد خیالی کے حامی ہیں اور اپنی اس روش پر وہ بارہا سخت آزمائش و ابتلا سے بھی گزرے ہیں۔

اگرچہ بات خاصی باعث تحریص ہے لیکن میں صوفی ازم اور مسیحی تحریک تقویٰ کے درمیان ممکنہ مماثلات کے بارے میں کوئی قیاس آرائی نہیں کرنا چاہتا خاص طور پر سماجی بہتری کے لئے ان کوششوں کے بارے میں کوئی اظہار خیال نہیں کرنا چاہتا۔ ایک عام انسان کی حیثیت سے میرے لئے گواہی کافی ہے۔ جب تک میں نے ڈاکٹر شمل کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا تھا اس وقت تک میں ماضی اور حال میں اسلام میں ابھرنے والی تحریکوں کے حیران کن اور دم بخود کر دینے والے پہلوؤں سے ناآشنا تھا۔ ممکن ہے آپ میں سے کچھ لوگوں کا بھی یہی تجربہ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب کو دوسروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہئیں اور انہیں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہم اسلام کی متنوع اور حیران کن تحریکوں کو نظرانداز کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے اس لئے ہمیں اسلام کو محض روایتی اور قدامت پسند قرار دے کر سیاسی بنیاد پرستوں کا کام آسان نہیں بنانا چاہئے۔ اگر ہم واقعی انسانی حقوق اور جمہوریت کا سنجیدگی سے تحفظ کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے پاس اس کے سوا کوئی اور چارہ نہیں ہے کہ ہم عالم اسلام کے بارے میں زیادہ سے زیادہ آگہی حاصل کریں۔

جیسا کہ ڈاکٹر شمل نے ہمیں بتایا ہے اگر ہم کسی دوسری ثقافت کو سمجھنا چاہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اس کے رنگ میں رنگے گئے ہیں۔ ہم اپنے نقطہ نظر اور موقف پر قائم رہتے ہوئے مفاہمت کر سکتے ہیں۔ اگر ہم کسی سے مفاہمت کی خاطر اپنا موقف ترک کر دیں تو پھر اختلاف رائے کہاں رہا اور مفاہمت کیسی۔ اسلام اور اس کی بھرپور اور مالا مال ثقافت کے بارے میں جاننے کے لئے ہمارے تجسس کا جذبہ محرکہ یہ ہے کہ ہماری اپنی ثقافت اس سے مختلف ہے۔

مجھ میں تجسس اور جاننے کی خواہش ڈاکٹر شمل کی کتابوں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی یہی تجربہ ہوا ہوگا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر شخص علم و دانش کی تاریخ میں محو ہو جائے۔ یہ کام ماہرین کا ہے۔ یہاں میں صرف اتنا کہوں گا کہ میرے پاکستان کے دورے میں بین الثقافتی ترجمان کی حیثیت سے وہ کتنی کامیاب رہیں میں نے اپنے دورے میں جتنے لوگوں سے گفتگو کی اس دوران ڈاکٹر شمل کی وجہ سے میرے لئے مسلمانوں کے دل کھل گئے۔ یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے کہ بات چیت میں آپ محض سفارتی آداب اور مسکراہٹوں کا تبادلہ کرتے ہیں یا کسی ملک کے صدر اور حکومتی نمائندوں سے احتجاجی جملوں کا تبادلہ کرتے ہیں یا پھر خارجہ پالیسی کے ان روایتی طریقوں سے ہٹ کر فریق ثانی کی ثقافت اور روایات پر گفتگو کے ذریعے ان کے دل میں گھر کر لیتے ہیں۔

بہرحال اینی میری شمل کی مصالحانہ کاوشیں خود اپنے ملک کے لئے بھی بہت اہمیت رکھتی ہیں اور ہم نے ان کی افادیت کو محسوس کرنا شروع کر دیا ہے۔ اب یقین اور آگہی کو جغرافیائی خطوں میں تقسیم کرنا ممکن نہیں رہا اب عیسائی' مسلمان اور دھریئے سب ایک ہی ملک' ایک شہر' حتیٰ کہ ایک ہی گلی محلے اور گھروں میں ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ اس طرح مذاہب اور ثقافتوں کے درمیان ربط ضبط اور مکالے کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے بہرحال اب بات چیت فوری طور پر اس پہلو پر ہونی چاہئے کہ مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے لوگوں کا ساتھ رہنا' ڈراؤنا خواب ثابت نہ ہو اگر ہم ایک دوسرے کے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کریں گے تو ہم زیادہ دیر ساتھ بھی نہیں رہ سکیں گے۔ ڈاکٹر اینی میری شمل نے ہمارے لئے اسلام کے بارے میں جاننے کی راہ کھول دی ہے اسی طرح انہوں نے ہمیں یہ بتادیا ہے کہ دوسری ثقافتوں کے بارے میں آگہی حاصل کرنے کے لئے راہیں کس طرح کھولی جا سکتی ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لیے) فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی تمہارا معبود اور محبوب اور مقصود ہو۔ اور یہ مقام اسی وقت ملے گا جب ہر قسم کی اندرونی بدیوں سے پاک ہو جاوگے۔ اور ان بتوں کو جو تمہارے دل میں ہیں نکال دوگے بعد اس کے سنو۔ دوسرا امر (عبادت) ہے۔ جس کی پابندی کے لئے بار بار کلام الٰہی میں کہا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ اسی کلام الٰہی میں ان مصلّیوں پر لعنت کی ہے جو (عبادت) کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور اپنے بھائیوں سے بخل کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ (عبادت) اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے محفوظ کر دے انسان درد اور فرقت میں پڑا ہوا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب اسے حاصل ہو جس سے وہ اطمینان اور سکینت اسے ملے جو نجات کا نتیجہ ہے۔ مگر یہ بات اپنی کسی چالاکی یا خوبی سے نہیں مل سکتی۔ جب تک خدا نہ بلاوے۔ یہ جانہیں سکتا جب تک وہ پاک نہ کرے یہ پاک نہیں ہو سکتا بہتیرے لوگ اس پر گواہ ہیں کہ بارہا یہ جوش طبیعتوں میں پیدا ہوتا ہے کہ فلاں گناہ دور ہو جاوے جس میں وہ مبتلا ہیں لیکن ہزار کوشش کریں دور نہیں ہوتا۔ باوجودیکہ نفس لوامہ ملامت کرتا ہے۔ لیکن پھر لغزش ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس کے لئے سعی کرنا ضروری امر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30682 میں سید عطاء الحق عمار ولد سید عبدالستار شاہ صاحب قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/10 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-1-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید عطاء الحق عمار 1/10 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر مسرور احمد کریم A-13/6 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد ادریس وصیت نمبر 23695۔

مسل نمبر30683 میں سلطان احمد ڈوگر ولد میاں ناصر احمد قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/6 دارالنصر غربی کارکن نظارت اشاعت ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-4-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 10 مرلہ 5/6 دارالنصر غربی ربوہ مالیتی۔/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2466 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سلطان احمد ڈوگر 5/6 دارالنصر غربی ربوہ کارکن نظارت اشاعت ربوہ گواہ شد نمبر1 سید عبدالحئی شاہ صاحب ناظر اشاعت اصلاح وارشاد گواہ شد نمبر2 مولانا محمد اعظم اکسیر وصیت نمبر17279 مربی سلسلہ۔

مسل نمبر30684 میں مختار احمد واہلہ ولد حاکم خان واہلہ قوم واہلہ پیشہ زراعت عمر 77 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 124/ج نزد شاہین آباد سرگودھا حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-5-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ 19 کیلہ زرعی اراضی واقع چک نمبر 124 جنوبی نزد شاہین آباد ضلع سرگودھا مالیتی۔/1520000 روپے۔ اس وقت مبلغ۔/47000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مختار احمد واہلہ چک نمبر 124/ج ضلع سرگودھا حال وڑائچ ٹاؤن فیکٹری اریا ربوہ گواہ شد نمبر1 سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر5844 گواہ شد نمبر2 عطاء اللہ نجیب 11/35 فیکٹری اریا ربوہ۔

مسل نمبر30685 میں محمد احسن انور ولد چوہدری محمد انور صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلی نمبر 1 محلہ امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد احسن انور گلی نمبر1 محلہ امیر پارک ڈی سی روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 28553 گواہ شد نمبر2 عبدالرحمن عاجز وصیت نمبر26161۔

مسل نمبر60686 میں سعیدہ بیگم بیوہ مرزا محمد سعید بیگ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 421 کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-4-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ حق مہر وصول شدہ۔/500 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی ساڑھے چار تولہ مالیتی۔/24750 روپے۔ 3۔ واشنگ مشین مالیتی۔/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 7- اگست 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس (نیا)
1-00 اراؤنڈدی گلوب۔ ہماری کائنات
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع 96-8-6 (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے
3-30 حکایات شیریں
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب
6-00 طبی معاملات۔ گردوں اور تھائیرائڈ کے مسائل حصہ دوم (دوبارہ)
6-30 ایک نئے احمدی کے ساتھ بات چیت (دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے-(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع 96-8-6 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 اراؤنڈدی گلوب۔ ہماری کائنات
11-30 متفرق پروگرام
12-00 روسی پروگرام
1-00 لقاء مع العرب
2-00 بنگلہ پروگرام۔ بنگلہ دیشی احباب کے ساتھ ملاقات

ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعیدہ بیگم 421 کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر19473 صدر حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر2 مرزا نسیم بیگ پسر موصیہ۔

○ "جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کرلیں... نادہندوہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا۔ جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت نہیں پیدا کرتے جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ وعدے لکھاتے ہیں خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔" (حضرت امام جماعت الثانی)

3-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 افریقن پروگرام
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت الرابع 96-8-7 (نیا)
7-00 درثمین حصہ دوم
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر
11-00 جرمن پروگرام

جمعرات 8- اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نئی)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ
2-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-8-7 (دوبارہ)
3-00 عربی زبان سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ۔ نظم
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 درثمین حصہ دوئم
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 عربی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم
9-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع 96-8-7 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام۔
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام۔ تقریر از عبدالسمیع خان دشمنوں سے حسن سلوک۔
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ متفرق پروگرام
5-00 چینی پروگرام۔
6-00 (شام) نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-8-8 (نیا)
7-00 کوئز پروگرام-(-) اصول کی فلاسفی۔
7-30 الزامات کے جوابات۔ دوسرا سیشن 94-3-19
8-00 لقاء مع العرب۔ (نیا)
9-00 بوسنین پروگرام۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

ہالینڈ نے سپین کو ہاکی میں شکست دے کر فائنل جیت لیا ہے اس طرح ہاکی میں اولمپکس کا گولڈ میڈل اب ہالینڈ نے جیت لیا ہے۔

اولمپکس مقابلوں میں ہاکی اور باکسنگ میں ناکامی کے بعد پاکستانی دستے میں شریک واحد خاتون اتھلیٹ شبانہ اختر بھی خاطر خواہ کارکردگی کا مظاہرہ نہ کرسکی۔ لانگ جمپ کے مقابلے میں اس نے 5.80 میٹر کی چھلانگ لگائی جبکہ امریکی خاتون اتھلیٹ جوئینر کریسی 6.70 میٹر کی چھلانگ لگاکر اگلے مرحلے میں داخل ہوگئی۔ اس مقابلے میں اٹلی کی مینونامے نے سب سے لمبی چھلانگ 6.85 میٹر کی چھلانگ لگائی اس طرح پاکستان اور بنگلہ دیش کی خواتین اتھلیٹ مقابلے سے باہر ہو گئیں۔ فری سٹائل کشتیوں کے 90 کلوگرام کلاس میں روس کے پہلوان نے پاکستان کے پہلوان محمد بشیر کو صفر کے مقابلے میں 10 پوائنٹس سے شکست دے دی روسی پہلوان مخاربک پانچ مرتبہ ورلڈ چیمپین رہ چکے ہیں۔ آسٹریلیا کی خواتین کی ہاکی ٹیم نے جنوبی کوریا کو ایک کے مقابلے میں تین گول سے شکست دے کر ٹورنامنٹ جیت لیا۔ آسٹریلیا کی ایلسن این نے دو اور کیسٹبرنیاپاؤل نے ایک گول کیا۔ جبکہ جنوبی کوریا کا واحد گول چویون ژنگ نے کیا۔ ہالینڈ نے برطانیہ کو پنیلٹی سٹروکس پر 3 کے مقابلے میں 4 گول سے شکست دے کر تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اٹلانٹا اولمپکس ہاکی مقابلوں میں ساتویں پوزیشن کے لئے برطانیہ نے بھارت کو تین کے مقابلے میں چار گول سے ہرادیا۔ ارجنٹائن نے جنوبی افریقہ کو تین دو سے شکست دی ہے۔

بیس بال میں عالمی شہرت کی حاصل امریکی ٹیم کو اٹلانٹا اولمپکس کے سیمی فائنل میں جاپان نے 2-11 سے ہرادیا۔ جاپان کا مقابلہ فائنل میں کیوبا سے ہوگا جس نے سیمی فائنل میں نکاراگوا کو 1-8 سے شکست دی۔ بیس سال امریکہ کا قومی کھیل ہے۔

اولمپکس میں خواتین کے پہلی بار ہونے والے فٹ بال ٹورنامنٹ میں امریکہ نے چین کو ایک کے مقابلے میں دو گول سے ہرادیا امریکی کھلاڑی شیتن میکمیلن نے 19ویں منٹ میں پہلا گول کیا۔ چین نے ہاف ٹائم سے کچھ دیر پہلے گول کرکے میچ برابر کردیا دوسرے ہاف میں ٹیفنی ملبرٹ نے گول کرکے امریکہ کو فٹ بال میں طلائی تمغے سے ہمکنار کردیا۔

اٹلانٹا اولمپکس میں فٹ بال کے سیمی فائنل میں نائیجیریا نے برازیل کو ہراکر کامیابی حاصل کرلی ہے۔ نائیجیریا نے برازیل کو فالتو وقت میں تین کے مقابلے میں چار گول سے ہرادیا۔ بیڈمنٹن میں ملائیشیا نے انڈونیشیا کو ہرا کر تانبی کا تمغہ حاصل کیا۔

مینز ڈبل میں انڈونیشیا نے ملائیشیا کو ہراکر گولڈ میڈل حاصل کیا۔ بیڈمنٹن میں ویمن ڈبلز کے مقابلوں میں چین نے جنوبی کوریا کو ہراکر گولڈ میڈل حاصل کیا۔

میزبان ملک امریکہ کو گزشتہ پانچ روز میں ایک بھی گولڈ میڈل نہ مل سکا امریکہ کی کریل لیوس اس مرتبہ بھی وومینز 100 میٹر رکاوٹی دوڑ میں گولڈ میڈل جیتنے میں ناکام رہی۔ اس دوڑ میں گولڈ میڈل سویڈن کی کھلاڑی نے جیتا۔ وومینز ٹریل جمپ کے مقابلے میں گولڈ میڈل یوکرائن کی ورلڈ چیمپین اور ورلڈ ریکارڈ ہولڈر آئیون نے جیتا۔ مینز ڈسکس تھرو میں جرمنی کے لارس نے گولڈ میڈل جیت کر اولمپک ریکارڈ قائم کیا۔ ان مقابلوں میں چاندی اور کانسی کے تمغے بیلاروس نے جیتے۔ مردوں کی 800 میٹر کی دوڑ میں بھی نیا اولمپک ریکارڈ ناروے کے کھلاڑی نے گولڈ میڈل جیت کر بنایا۔ یاد رہے کہ ناروے کو اتھلیٹکس میں 40 سال بعد گولڈ میڈل ملا ہے۔ چاندی کا میڈل جنوبی افریقہ اور براؤن میڈل کینیا کے حصے میں آیا۔

اولمپکس کھیلوں کے تیرھویں روز مزید چودہ گولڈ میڈلز کا فیصلہ ہوا گزشتہ روز بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، ویمن فیلڈ ہاکی اور دیگر مقابلے ہوئے اور اس طرح اولمپک کھیلوں کے کل سونے کے 271 میڈلز میں سے اب تک 202 کا فیصلہ ہوچکا ہے یونانی ویٹ لیفٹر نے کاکھی کاکھیا شو میں 235 کلوگرام وزن اٹھاکر نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے۔

طلبہ نصرت جہاں اکیڈمی متوجہ ہوں

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے دونوں (گرلز و بوائز) سیکشن 18۔ اگست 96ء کی بجائے اب یکم ستمبر 96ء کو کھلیں گے۔ طلبہ اور والدین مطلع رہیں۔ نیز وہ طلبہ جن کو 13 اور 15۔ اگست کو Test کے لئے بلایا گیا تھا وہ ٹیسٹ کے لئے ان تاریخوں میں سکول ضرور حاضر ہوں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30687 میں مقصود احمد ولد میاں بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ معلم وقف جدید عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 58/3 ٹکڑا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ حال چک نمبر 63 ڈی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-5-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2100 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مقصود احمد معلم وقف جدید چک P/O DB/63 چک D.B/62 ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر1 محمود احمد طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر 27111 گواہ شد نمبر2 مظفر احمد ولد محمد امیر قائد مجلس چاہ کندہ چک 58/3 ٹکڑا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

مسل نمبر 30688 میں راشد علی خان ولد محمد علی خان قوم گگے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایم محمد علی فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-3-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین 2 ایکڑ واقع چک 245/E B ضلع وہاڑی مالیتی۔/250000 روپے اور مکان واقع چک نمبر 245E B/ ضلع وہاڑی مالیتی۔/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/8000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد راشد علی خان ایم محمد علی فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ گواہ شد نمبر1 عبدالقیوم مکان 30-4 نہال سنگھ سٹریٹ کوئٹہ گواہ شد نمبر2 نصیر احمد فاروقی 429/26 نہال سنگھ سٹریٹ کوئٹہ۔

مسل نمبر 30689 میں فرزانہ کریم ورک بنت محمد عبدالکریم غازی قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 4 رحیم کالونی کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-2-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فرزانہ کریم ورک مکان نمبر4 رحیم کالونی سرکلر روڈ کوئٹہ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد فاروقی 67/32 سیٹھ اعظم روڈ کوئٹہ گواہ شد نمبر2 شیخ عبدالقیوم 430/2 نہال سنگھ سٹریٹ کوئٹہ۔

مسل نمبر 30690 میں فہمیدہ بیگم زوجہ مرزا محمد ارشد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-5-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ۔/30000 روپے اور زیورات طلائی 316 گرم مالیتی۔/130000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فہمیدہ بیگم زوجہ مرزا محمد ارشد صاحب کوئٹہ گواہ شد نمبر1 عبدالقیوم مکان نمبر 2/30/4 نہال سنگھ سٹریٹ کوئٹہ گواہ شد نمبر2 مرزا محمد ارشد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 30691 میں منورہ سلطانہ بنت ملک ارشاد الحق قوم گگے زئی پیشہ طالب علم عمر ساڑھے انیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-4-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منورہ سلطانہ مکان نمبر R-86 بلاک 6 گلشن اقبال کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 جاوید احمد ملک وصیت نمبر 21986۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ باوثوق ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے پنجاب میں پیپلزپارٹی کے ارکان اسمبلی کو حکم دیا ہے کہ جونیجو لیگ کے ارکان کی طرف سے بلدیاتی انتخابات جداگانہ طرز پر کرانے کی جو ترمیم کی گئی تھی اس کو ختم کرانے کے لئے نئی ترمیم لائی جائے۔ وزیر اعظم کا موقف یہ بیان کیا گیا ہے کہ بلدیاتی ایکٹ ہمارے منشور کے مطابق تیار کیا گیا تھا۔ اس میں جونیجو لیگ کی طرف سے جداگانہ طرز انتخاب کے لئے کی گئی ترمیم ہمارے منشور کے خلاف ہے۔ وزیر اعظم نے ہدایت کی ہے کہ انتخابات کے شیڈول کے باقاعدہ اعلان سے قبل پیپلزپارٹی کے ارکان پنجاب اسمبلی یہ کوشش کریں کہ ستمبر تک مخلوط انتخاب کا ایکٹ منظور کروانے کی کوشش کریں۔ ورنہ انتخابات جداگانہ بنیاد پر ہوں گے۔ ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ پیپلزپارٹی اور جونیجو لیگ کے درمیان بلدیاتی انتخابات کے مسئلہ پر اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

○ وفاقی وزیر دفاع مسٹر آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ پاکستان سی ٹی بی ٹی کے بارے میں اپنے موقف پر قائم ہے۔ ہم نے اس پر نہ کوئی بیرونی دباؤ قبول کیا ہے اور نہ اپنا موقف بدلا ہے۔ ہم نے پوری دنیا پر واضح کر دیا ہے کہ معاہدے پر پاکستان اور بھارت دونوں کے دستخطوں کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

○ اپوزیشن کی خارجہ امور کی کمیٹی نے کہا ہے کہ امریکہ سن لے اگلی حکومت کشمیر اور ایٹمی مسئلہ پر موجودہ حکومت کے سمجھوتوں کی پابند نہیں ہو گی۔ کمیٹی نے کہا کہ موجودہ حکومت عوامی اعتماد سے محروم ہے۔ ایٹمی پروگرام اور کشمیر کا سمجھوتہ کرنے والا غدار متصور ہو گا۔ کمیٹی نے پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا۔

○ وزیر اعظم نے گزشتہ روز کوئٹہ ٹی وی کی علاقائی نشریات کا افتتاح کیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی میں نئے خونی آپریشن نے امن و امان کا دعویٰ جھوٹا کر دیا ہے۔ محترمہ کی حکمت عملی نے کراچی کو تباہ اور سندھ اور پاکستان کو برباد کر دیا ہے۔

○ امریکہ کو صومالیہ سے نکالنے کے ذمہ دار صومالیہ کے جنرل فرح آئیدید انتقال کر گئے۔ ایک لڑائی میں ان کے گردے سے اوپر گولی لگی تھی۔ انتقال حرکت قلب بند ہو جانے سے ہوا۔ صومالیہ میں عیسیٰ محمد سید کو مخلوط حکومت کا عبوری سربراہ بنا دیا گیا ہے۔

○ گورنر پنجاب راجہ سروپ خان نے سپریم کورٹ کے فیصلے سے متاثرہ ججوں کو الگ الگ خطوط میں مشورہ دیا ہے کہ اگر ان پر لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے اعتراضات درست ہیں تو انہیں اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دینا چاہئے تاہم اگر ان کے پاس ان اعتراضات کا کوئی جواب موجود ہے تو وہ دس دن کے اندر اندر انہیں ارسال کر دیں۔ تین ججوں کو اپنے خط میں گورنر نے لکھا ہے کہ چیف جسٹس نے آپ کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ پر پیشہ وارانہ بدعنوانی کے الزامات ہیں۔ جبکہ دیگر ججوں کے بارے میں چیف جسٹس نے لکھا ہے کہ جج بنتے وقت ان کی پیشہ وارانہ پریکٹس دس سال سے زائد نہ تھی۔ ان خطوط کے جواب میں بعض جج صاحبان مستعفی ہونا چاہتے ہیں۔ جبکہ بعض دیگر جج صاحبان ان الزامات کو بے بنیاد قرار دے رہے ہیں۔ وہ درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے خلاف الزامات سپریم جیوڈیشل کونسل کو بھیجے جائیں۔

○ اٹلانٹا اولمپکس میں پاکستان کی شکست مکمل ہو گئی ہے۔ پاکستان کی خاتون کھلاڑی شبانہ اختر اور ریسلر محمد بشیر بھی ہار گئے۔

○ سابق وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ انٹیلی جنس اہلکاروں کی تھانوں میں تعیناتی صوبائی معاملات میں مداخلت اور پولیس پر عدم اعتماد ہے۔ حکمران جیالا پن دکھا رہے ہیں۔ یہ گستاپو پولیس ڈاکے مارے گی۔ صوبائی حکومت خاموش رہی تو عوام معاف نہیں کریں گے۔ یہ نئے انٹیلی جنس اہلکار حکومتی اور اپوزیشن ارکان اسمبلی کی کمزوریاں نوٹ کر کے انہیں بلیک میل بھی کریں گے۔ انہوں نے کہا جس وزیر اعلیٰ نے وفاقی مداخلت برداشت کی وہ خود اس کی نذر ہو گیا۔

○ جنگ سے تباہ شدہ افغانستان میں دو کرنسیاں چل رہی ہیں افغان کرنسی افغانی کی قیمت مسلسل گرتی چلی جا رہی ہے اور پشاور کی کرنسی مارکیٹ میں روزانہ تقریباً دس ارب افغانی کی خرید و فروخت کا کاروبار ہو رہا ہے۔ دوسری طرف پاکستان کا زر مبادلہ کھلے عام بزنس کے ذریعے افغانستان منتقل ہو رہا ہے۔

○ اپوزیشن نے اپنی ضلعی تنظیموں کو ہدایت کی ہے کہ وہ تاجروں کی ملک گیر ہڑتال کی حمایت کریں۔

○ دریائے چناب میں سیلاب آنے سے چنیوٹ کے 18 دیہات زیر آب آگئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بتایا ہے کہ 5۔ اگست سے پنجاب میں مجرموں کے خلاف بڑا آپریشن ہو گا۔ یہ آپریشن ان مجرموں کی مکمل بیخ کنی تک جاری رہے گا۔

تبدیلی فون نمبر
خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ کا سابقہ فون نمبر 831 تبدیل ہو گیا ہے۔ اب نیا نمبر 212831 ہے

ضروری اعلان
ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دارالبرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر 1 دارالعلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر 555
منجانب مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان 906

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
جگر، گرمی، بلڈ، ہاتھ پاؤں کی جلن، چھائیاں، کیل چھائیوں کے داغوں کیلئے
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
قیمت 110/-

بے روزگار حضرات متوجہ ہوں
ہمیں اپنی فرم (ادویات حیوانات) کیلئے دلچسپی رکھنے والے بے روزگار حضرات درکار ہیں جو اپنے علاقہ میں کاروبار کرنا چاہتے ہوں۔ کیلئے آسان شرائط پر کاروبار کروایا جائیگا ٹریننگ کورس بھی کروایا جاتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے
النور ایگرو میڈیکا رجسٹرڈ
A-603 پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد
فون 44384

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
گھر: 212175
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف

اعلان
اکاؤنٹس اور آڈٹ کیلئے کراچی میں چند احباب کی ضرورت ہے۔ جو بی کام ہوں۔ ایک یا دو سالہ تجربہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔ ملک بھر کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ملازمت کرنے کے خواہشمند احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔
چیف اکاؤنٹنٹ
ورلڈ وائیڈ موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
C-16 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن نیشنل ہائی وے۔ مین کورنگی روڈ۔ کراچی

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں • مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508

بیرونی ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 294930 270704
ٹیلیکس TIX-54592 PD.ISO

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 30 روپے، 60 گرام 90 روپے، 100 گرام 150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرون ربوہ مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سائنسدان حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534